قال اللہ تعالیٰ

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَہُمْ مِّنْۢ
بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ۔ (سورۃ الحج)

(یعنی ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی تھی کہ وہ (مخصوص) چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو
اس نے ان کو عطا فرمائے ہیں۔

رسالہ

# مسئلہ قربانی

اور

# اس کے انکار کا پس منظر

www.KitaboSunnat.com

پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی امرتسری عفا اللہ عنہ

اسلامک ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور نے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

252051
ق اس م

# رسالہ قربانی اور اس کے انکار کا پس منظر

مؤلف : پیرزادہ محمد بہار الحق قاسمی امرتسری

ہدیہ : دعاء خیر

ناشر : اسلامک ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

تاریخ اشاعت : اواخر ماہ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ اوائل ماہ دسمبر ۱۹۷۵ء

محصول ڈاک کے لیے صرف دس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر آپ رسالہ مذکورہ منگا سکتے ہیں۔

**اسلام اور اشتراکیت :** اس کتاب میں اشتراکیت کے فتنہ کا کتاب وسنت کی روشنی میں معقول رد کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے ۱۹۲ صفحات ہیں۔ محصول ڈاک کے لیے صرف ۲۰ پیسے کا ٹکٹ بھیج کر آپ منگا سکتے ہیں۔

1577

**پردۂ نسواں :** اس رسالہ میں شریعت اسلامیہ کے احکام اور واقعات کی بنیاد پر عورتوں کے پردہ کی اہمیت کو خوب واضح کیا گیا ہے اس رسالہ کو تعلیم یافتہ اور ماڈرن عورتوں میں تقسیم کیجئے فی رسالہ صرف دس پیسے کا ٹکٹ آنے پر پوسٹ کیا جاسکتا ہے۔

**اسوۂ اکابر :** اس پمفلٹ کا مقصد مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر (حنفی اہلحدیث دیوبندی بریلوی) کے مابین رواداری پیدا کرنا ہے، یہ پمفلٹ بھی صرف دس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ملنے کا پتہ

**خطیب جامع مسجد ای بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور**

۹۹ ... بی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
08227

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَکْمَلَ لَنَا دِیْنَنَا وَاَتَمَّ عَلَیْنَا نِعْمَتَهٗ وَرَضِیَ لَنَا الْاِسْلَامَ دِیْنًا وَقَالَ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِیْنَ ٥

ہم مسلمان جس دور سے گذر رہے ہیں۔ بہت پُر آشوب اور کٹھن دور ہے قدم قدم پر ابتلاء اور آزمائشیں ہیں۔ ایمان پر قائم رہنا ہتھیلی پر آگ کا انگارہ رکھنے سے زیادہ دشوار ہو رہا ہے۔ صبح کو ایک شخص مسلمان ہوتا ہے اور شام کو کافر۔ شام کو ایمان کی آغوش میں بیٹھتا ہے اور صبح کو کفر کی گود میں۔ کفر و الحاد کی چکا چوند نے آنکھیں خیرہ کر دی ہیں۔ بے دینی کے عالمگیر طوفان میں مسلمان خس و خاشاک کی طرح بہے چلے جا رہے ہیں۔ دہریت۔ مغربیت، اور لادینی کے ظاہری ٹھاٹھ نے مسلمانوں کے قلب و دماغ کو ماؤف و مرعوب کر رکھا ہے۔ آج کا مسلمان اسلام کے ہر مسئلہ کو کتاب و سنّت کی نگاہ سے دیکھنے کی بجائے مغربی تہذیب کی عینک سے دیکھتا ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ چودہ سو برس تک کے انبیاء و ابرار کا معمول کیا تھا۔ کہ اس کو اپنی زندگی کا رہنما بنایا جائے۔ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ آج کل کے کفار و فجار کا طرزِ زندگی کیا ہے؟ پھر اسی کا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ اُتارنے لگتا ہے یہ لوگ پُرانے اور ٹھیٹھ اسلام کا نام لیتے ہوئے جھینپتے ہیں اور اگر اسلامی عقائد و شریعت کا جامہ مغربی تہذیب کے قد و قامت پر فٹ نظر نہیں آتا تو تحریف و ترمیم کی قینچی سے جامۂ اسلام کو بے دردی کے ساتھ کترنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی خود فراموشی اور بے یقینی کے پیشِ نظر گمانِ غالب یہ ہے کہ اگر ان سے کوئی غیر مُسلم یہ کہہ دے کہ تمہارے مُنہ پر ناک نہیں ہے تو یہ بھولے لوگ ناک رکھنے کے باوجود اپنے آپ کو "نکٹا" سمجھنے میں کوئی تامّل نہیں کریں گے۔ ذہن و دماغ کی مرعوبیّت کا عالم یہ ہے کہ وحی و نبوّت، عصمتِ انبیاء، جنّت و دوزخ اور نماز روزہ ایسے قطعی عقائد و مسائل کا پرائیویٹ محفلوں میں تو مذاق اُڑاتے ہیں اور عام تقریروں اور تحریروں میں ان عقائد و مسائل کی ایسی تاویلات کرتے ہیں کہ بے خبر لوگوں کے لئے حق مشتبہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

اس نائرہ افتراق و انتشار کو ہوا دینے والے وہ لوگ ہیں جو دین اور تعلیم دین سے محض کورے ہیں۔ قرآن مجید اور دوسری دینی کتابوں کے اُردو انگریزی ترجمے دیکھ کر مجتہد بننے کی کوشش کرتے ہیں اور ہلدی کی ایک گانٹھ لے کر عطّاری کی دوکان سجانا چاہتے ہیں۔ پھر ان میں سے کسی نے قربانی کے خلاف تقریریں شروع کر دیں۔ کسی نے قرآن شریف سے موسیقی کا جواز تلاش کر لیا۔ کسی نے انکم ٹیکس کو زکوٰۃ کا قائم مقام ٹھہرا کر "صاحب بہادروں" سے داد حاصل کر لی۔ کچھ عجیب نہیں کہ چند دِنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے بعد اس ٹائپ کے حضرات ڈانس کو بھی قرآن کریم سے ثابت کر دکھائیں تاکہ جو کسر باقی رہ گئی ہے، پوری ہو جائے۔

ان لوگوں کی مشقِ ستم کا نشانہ یوں تو پورا اسلام ہے۔ اسلام کا کوئی مسئلہ (خواہ وہ اصول سے تعلق رکھتا ہو یا فروع سے) ایسا نہیں رہا جو اُن کی نگاہ میں تنقید سے بالاتر ہو۔ لیکن آج کل قربانی کا مسئلہ خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کے "اجتہاد" کا ہدف بنا ہوا ہے۔ کوئی تو مذہب کی اوٹ میں چاند ماری کر رہا ہے اور کوئی گائے کی عظمت کے قائل برہمنوں کی طرح اقتصادیات کی آڑ لے کر قربانی کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔

قبل اس کے کہ ان لوگوں کے دلائل کا جائزہ لیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ قربانی کے منکرین کی مختصر تاریخ اور سرگزشت اور قربانی کے انکار کا پسِ منظر پیش کروں تاکہ ان لوگوں کے اصل منشاء اور عزائم کے سمجھنے میں قارئین کرام کو سہولت ہو۔ اس کے بعد ان لوگوں کے اعتراضات کا مختصر جواب پیش کروں گا۔

# اِنکارِ قربانی کی سرگزشت

| | |
|---|---|
| عبداللہ چکڑالوی | قربانی کی مشروعیت کا انکار فرع ہے سنتِ انبیاء و سنتِ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ |

وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وجمعین کے انکار کی ——— اور سنت و اتباعِ سنت کا صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صادت انکار غیر منقسم ہندوستان میں غالباً سب سے پہلے میاں عبداللہ چکڑالوی نے کیا۔ اس بے نصیب نے صرف انکار ہی نہیں کیا تھا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو کھلے لفظوں میں کفر و شرک کہا تھا۔ (رسالہ مناظرہ مابین عبداللہ چکڑالوی و مولانا ابراہیم سیالکوٹی صلا شائع کردہ انجمن اہل القرآن لاہور) اس کے خلاف اس نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت کو مفروض و مکتوب من اللہ قرار دیا تھا۔ (رسالہ "اشاعت" مجاج خودری کی نسبت قرآنی فیصلہ" مؤلفہ عبداللہ چکڑالوی صلا)

اس کے مرنے کے بعد اس کے متبعین کچھ عرصہ تک اسی کی سی ہانکتے رہے لیکن وہ بہت جلد لاہور، امرتسر، گوجرانوالہ اور گجرات کی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں اور بھانت بھانت کی بولیوں میں گم ہو کر رہ گئے۔

## اُمتِ مسلمہ" امرتسر

اسی دوران نئے لیبل کے ساتھ امرتسر کے منکرینِ حدیث نے ایک نئی پارٹی بنائی جس کا نام "اہلِ قرآن" کی بجائے "اُمتِ مسلمہ" تجویز کیا۔ اس نے اگرچہ عبداللہ چکڑالوی کی پیشوائی کا اقرار نہیں کیا لیکن اصولی حیثیت سے اس کا راستہ چکڑالوی کے راستہ سے مختلف نہ تھا۔ اس پارٹی نے جہاں غسل و طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے لیکر وحی و نبوت تک تمام عقائد و عبادات کو اپنی مشقِ تجدد کا نشانہ بنایا۔ وہاں خصوصیت کے ساتھ قربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے خلاف بھی سالہا سال تک منظم پروپیگنڈا کیا لیکن متحدہ ہندوستان میں بجز چند لوگوں کے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں کوئی مسلمان اُن کے پروپیگنڈہ سے متاثر نہیں ہوا۔

**غلام احمد پرویز** "اہلِ قرآن" اور اُمتِ مسلمہ چونکہ کافی رُسوا ہو چکے تھے اور ان ناموں سے منکرینِ حدیث فوراً پہچانے جاتے تھے اس لئے مسٹر غلام احمد پرویز نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ شراب کی اس بوتل پر "طلوعِ اسلام" کا لیبل چپکا کر اور کہیں کہیں "اہلِ قرآن" کی تنگدلی کا دوستانہ شکوہ کرتے ہوئے بھی کام وہی شروع کر دیا جو "اہلِ قرآن" اور "اُمتِ مسلمہ" نے کیا تھا۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں "اطیعوا الرّسول" آیا ہے وہاں تقریباً ہر جگہ چکڑالوی نے "الرّسول" سے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس مراد لینے کی بجائے قرآن مجید مراد لیا ہے اور "اُمتِ مسلمہ" نے اگرچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی مراد لی ہے۔ لیکن یہ کہہ کر قرآن کے منشا کو بدل دیا کہ حضورؐ کی اطاعت وقتی اور ہنگامی تھی اس کے ساتھ ان لوگوں نے صاف صاف یہ بھی کہہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فہمِ قرآن ہمارے لئے حجت نہیں بلکہ یہاں تک دیدہ دلیری کے ساتھ کہہ دیا گیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سمجھنے میں کئی جگہ غلطیاں کی ہیں ان میں سے بعض غلطیاں تو آپ کی زندگی ہی میں درست ہوگئی تھیں اور بعض غلطیوں کی اصلاح عقل پر چھوڑ دی گئی۔ (برہان القرآن صد ۱۵ وصد ۹۲ وصد ۱۴۹) نعوذ باللہ مِنْ ھٰذَا الْکُفْرِ الصَّرِیْحِ ۔

مسٹر غلام احمد پرویز نے اُمتِ مسلمہ کے اس عقیدہ کی تائید کی۔ اگرچہ اس کے لئے انہوں نے اُمّتِ مسلمہ کی طرح مکروہ ترین اور گھناؤنا عنوان اختیار نہیں کیا۔ تاہم خوشنما عنوان کے ساتھ بات وہی کہی جو "اُمّتِ مسلمہ" کہہ چکی تھی۔ چنانچہ پرویز صاحب نے لکھا ہے کہ :-

" اگر یہ کسی طرح ثابت بھی کر دیا جائے کہ فلاں روایت یقینی طور پر سچی ہے۔ تو بھی اِس سے مفہوم یہ ہوگا کہ حضورؐ کے زمانہ مُبارک میں دین کے فلاں گوشہ پر کس طرح عمل کیا گیا تھا۔ اگر ہمارے زمانہ کا مرکزِ حکومتِ قرآنی سمجھے کہ اس عمل میں کسی ردّوبدل کی ضرورت نہیں ہے۔ تو اسے علیٰ حالہ رائج کر دے اور اگر سمجھے کہ ہمارے زمانے کے اقتضاآت اس میں ردّبدل چاہتے ہیں تو اس میں ردّبدل کر دے"

(مقام حدیث جلد اوّل صفحہ ۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گویا اب یہ دیکھنے کی قطعاً ضرورت باقی نہ رہی کہ فلاں حدیث سند اور درایۃً وروایۃً کے لحاظ سے کس پایہ کی ہے تاکہ صحیح ہونے کی صورت میں اس پر عمل لازماً کیا جائے ورنہ اُسے ترک کر دیا جائے بلکہ اب تو صورت یہ ہوگئی کہ اگر کسی حدیث کی نسبت یقینی طور پر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی فرمودہ ہے تو پھر بھی وقت کی حکومت حضورؐ کے فیصلوں کو بدل سکتی اور ان پر خطِ تنسیخ کھینچ سکتی ہے۔ مثلاً اگر آج کوئی اسلامی حکومت اڑھائی روپے فی سینکڑہ کی بجائے بیس روپے فی سینکڑہ شرح زکوٰۃ مقرر کر دے تو وہ ایسا کر سکتی ہے (اسلامی نظام صفحہ ۶۸) بلکہ اگر حکومت عبادات مثلاً نماز کی اُس شکل وہیئت کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ بدلنا چاہے تو پرویز صاحب حکومتوں کو اس کا اختیار بھی مرحمت فرماتے ہیں (قرآنی فیصلے" ص ۱۳ و ۱۴) پرویز صاحب کے اس الحاد کا صاف مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وپیغمبری اور آپؐ کا پیغمبرانہ اقتدار بس اُسی وقت تک کے لیے تھا۔ جب تک آپ اِس دُنیا میں رونق افروز تھے۔ اور جہاں آپ اِس دُنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کی نبوت وپیغمبری کا اثر ونفوذ بھی ختم ہو گیا۔ (نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ) یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ عقیدہ ہے جس کی بنیاد پر بابی، بہائی، باطنیہ اور غلاۃ روافض کے مذاہب باطلہ کی عمارت کھڑی کی گئی تھی۔ اور جنہوں نے اپنے پیشواؤں کو اختیار دے دیا تھا کہ وہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال ٹھہرائی ہوئی چیزوں کو حرام کرسکتے ہیں۔

اس کے خلاف مسلمانوں کا قرآن کریم کی رُو سے متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و پیغمبری آئندہ آنے والے تمام انسانوں کے لئے ہے۔ (۱) یا یہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (پارہ ۹ رکوع ۱) (۲) وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً (پ۲۲ ع ۱)

یہ عقیدہ بھی قرآن مجید سے قطعی طور ثابت ہے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کو نہیں مانتے اور آپؐ کے ارشادات کو حرف آخر یقین نہیں کرتے وہ سرے سے مؤمن نہیں ہیں " فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما " (سورۂ نساء پ۵)

ہاں جن معاملات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی واضح ارشاد موجود نہیں ہے۔ تو البتہ اس میں وہ لوگ اجتہاد کرسکتے ہیں۔ جن میں اجتہاد کی صلاحیت واہلیت اور شرائط اجتہاد موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوں۔ اور اُن کا اجتہاد بھی منہاجِ نبوّت پر ہو۔ پھر وہ مجتہد عملاً خُداترس اور متقی بھی ہوں ہر شخص یا چند اشخاص کو دخل درمعقولات دینے کا حق پھر بھی حاصل نہیں ہے لیکن اگر یہ کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فیصلوں کو کوئی عالم، کوئی مجتہد، کوئی امام یا کوئی حکومت بدل سکتی ہے۔ تو اس سے زیادہ عظیم بغاوت تاجدارِ نبوّت سے اور اس سے زیادہ شرم ناک گستاخی شانِ رسالت میں کسی سچے مسلمان کے تصور میں بھی نہیں آسکتی۔ (اَعَاذَاللّٰہُ مِنْہُ)

## "پُورا دین محرّف ہے"

پھر پرویز صاحب کسی ایک جزئی یا چند جزئیات دین ہی کو کسی ایک شخص یا اشخاص و افراد یا حکومتوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑنا چاہتے بلکہ وہ پُورے دین کو محرّف اور غلط جانتے ہیں اور اس لئے وہ پُورے دین کو بدلنا چاہتے ہیں۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ :-

"یہ سوال صرف ایک قربانی تک ہی محدود نہیں ہے۔ یہ تو پُورے کے پُورے اسلامی نظام کو محیط ہے۔ وہ دین جو محمدؐ رسول اللہ نے دُنیا تک پہونچایا تھا۔ اس کا کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسا ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی "
(قرآنی فیصلے صفحہ ۶۶)

دیکھا آپ نے قربانی کے انکار کا پس منظر؟ صرف ایک قربانی نہیں۔ پرویز کے نزدیک پورا دین "اور ہال" کے قابل ہے۔ دین کے ہر شعبہ سے مسلمانوں کو بغاوت کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اور یہ تاثر ہم جیسے "نامحرموں" ہی کا نہیں، پرویز صاحب کے اپنے "محرمانِ راز" کا بھی یہی تاثر ہے۔ چنانچہ اُن کے ایک معتقد کریم بخش تاجر چرم گوجر خاں ضلع راولپنڈی، اخبار "چٹان" لاہور مورخہ ۲۷ رجون ۱۹۵۴ء میں لکھتے ہیں:۔

1577

"حضرت پرویز نے ہمیں یہ معارف سمجھائے کہ قرآن کی تعلیم ہر زمانہ، ہر ملک اور ہر ایک ماحول کے مطابق بنائی جا سکتی ہے مثلاً آج کل کے ماحول اور ضرورت کے مطابق کیا ضروری ہے کہ ہم بے آب و گیاہ میدان میں دیوانہ وار کنکریاں مارتے پھریں کیا فائدہ ایسی قربانی سے کہ ہزاروں جانوروں کو ضائع کر کے ملک کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی کو برباد کیا جائے کیوں نہ حج کو مؤتمر اسلامی کی شکل دے دی جائے (اِلیٰ قولہٖ)، پھر آج کل کی رواج پائی ہوئی نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کس کام کی ؟ کیا یہ نماز کے پانچ وقت کسی اور
مفید کام ( مثلاً سینما بینی ، ریس ، اور مینا بازار
کی سیر! قاسمی ) میں نہیں صرف کئے جاسکتے؟
غرضیکہ حضرت پرویز نے ہماری آنکھیں کھول
دیں " دکھول نہیں دیں۔ پھوڑ دیں۔ قاسمی )

قربانی کے منکرین کی یہ سرگذشت پڑھنے کے بعد قارئین کرام نے معلوم کرلیا ہوگا کہ قربانی کے انکار کا پس منظر کیا ہے ؟ اور وہ کون لوگ ہیں۔ جو مَتَاعِ لِلْخُبْثِ کا پارٹ ادا کر رہے ہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کسی اُستاد سے نہ سیکھا نہ پڑھا ان کے علم کی کُل کائنات اُردو انگریزی تراجم ہیں اس پر مستزاد یہ کہ غیروں کے تربیّت یافتہ ہیں اور اُنھوں نے کتاب وسُنت کی بجائے صرف "عقل" کو اپنا رہنما بنا رکھا ہے۔ پس ان کی خرافات میں کسی مؤمن باللہ والرسول کے لئے جاذبیّت اور کشش کِس طرح پائی جاسکتی ہے ؟

اِن لوگوں کے مقابلہ میں جن مقدس ہستیوں نے قربانی کا حکم دیا اور خود ہمیشہ قربانی کرتے رہے۔ وہ آسمان علم وعمل کے چمکتے ہوئے آفتاب و ماہتاب تھے۔ اُن سب کے سرخیل سیّد الاولین والآخرین حضرت سیّدنا محمّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں آپ کے بعد آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



برابر اس اسوۂ حسنہ پر قائم رہے ۔ پھر تابعین، تبع تابعین، فقہاء و مجتہدین، مجددین و محدثین، اولیاء و عارفین، اور نیک خلفاء و سلاطین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یکے بعد دیگرے برابر قربانی کے حکم پر عمل پیرا رہے اور اس کو ضروری جانتے رہے ۔ اب یہ دورِ حاضر کے مسلمانوں کے سوچنے کی چیز ہے کہ اگر منکرین حدیث کے مشورہ پر عمل کر کے قربانی کو ترک کر دیا جائے تو کیا اس کا لازمی منطقی نتیجہ اس کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے کہ چودہ سو برس کے تمام مسلمانوں اور ان کے جلیل القدر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (معاذ اللہ معاذ اللہ) غلط مانا جائے ۔

# قربانی کی اہمیت بروئے کتاب و سنت

## قرآن مجید اور قربانی

مجھے اس وقت ایک پمفلٹ کی نسبت کچھ عرض کرنا ہے جس میں مسئلہ قربانی کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی ہے اور جسے اُلٹ پھیر کے ساتھ ہر سال شائع کیا جاتا ہے ۔

پمفلٹ مذکور کا لکھنے والا اس امر سے انکار نہیں کر سکا کہ قرآن مجید نے قربانی کا حکم دیا ہے البتہ یہ کہ کر قربانی کی اہمیت کو کم کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے کہ ۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"مکہ معظمہ کے سوا مسلمانوں کے لئے کوئی قربان گاہ
نہیں جہاں اجتماع حج کے موقع پر جانور ذبح کئے
جائیں"۔ ؎

یہ کہہ کر آیاتِ قرآنیہ نقل کرنے کے بجائے پمفلٹ میں نمبر لکھ دیئے گئے ہیں گویا لکھنے والا لوگوں کے اشاروں سے یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکہ معظمہ کے سوا دوسرے مقامات کے مسلمانوں کو قربانی سے منع کرتا ہے۔ حالانکہ مُشارٌ الیہا آیات تو درکنار سارے قرآن میں ایک لفظ بھی تخصیص پر دلالت کرنے والا موجود نہیں سورۂ حج میں اگرچہ مسائلِ حج بیان فرمائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ قربانی کے مسائل بھی۔ لیکن اس سے مکہ معظمہ کی تخصیص ثابت کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی یہ کہے کہ :-

"چونکہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
میں نماز اور زکوٰۃ کا یکجا ذکر کیا گیا ہے اس
لئے جب تک کسی مسلمان پر زکوٰۃ فرض نہ ہو اس
پر نماز بھی فرض نہ ہوگی"

اچھا صاحب! اگر تھوڑی دیر کے لئے آپ کے اس ادعاءِ باطل کو

---

؎ پرویز صاحب بھی لکھتے ہیں کہ :-
"مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں" (قرآنی فیصلے" صـ۵۵)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مان بھی لیا جائے تو سورۂ کوثر کی نسبت کیا کہئیے گا جس میں قربانی کا حکم فرمایا گیا ہے لیکن اس میں حج کا قطعاً کوئی ذکر نہیں (سورۂ کوثر مکّی ہے اور اس وقت تک حج فرض نہ ہوا تھا۔)

## حضورؐ علیہ السّلام مدینہ میں قربانی بالالتزام کرتے رہے

مؤلف مذکور نے قرآن کے بعد (منکرِ حدیث ہونے کے باوجود) حدیث سے بھی مکّہ معظمہ کی تخصیص ثابت کرنے کی ناکام سعی کی ہے اور لکھا ہے کہ " آنحضرت مدینے سے مکّہ کو اپنی قربانی کے جانور بھیجتے تھے " عہ

لیکن اس سے مکّہ معظمہ کی تخصیص تو کیا ثابت ہوگی البتّہ مؤلف کا جہل مرکب ضرور ثابت ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ قربانی بطور تطوّع و تقرب الی اللہ اور کعبۃ اللہ کی مرکزی تقدیس و تکریم کے لئے تھی اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں قربانی نہیں کرتے تھے بلکہ حضورؐ کا مدنی زندگی میں بھی ہر سال پابندی کے ساتھ قربانی کرنا ثابت ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ :-

---

عہ پرویز صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ :-
تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرمؐ نے بھی مدینہ میں قربانی

(باقی ص ۱۵ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس سال تک مقیم
رہے (اس عرصہ میں) آپ برابر قربانی کرتے تھے"
(رواہ الترمذی۔ منقول از مشکوٰۃ شریف باب فی الاضحیۃ)

## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت

نہ صرف یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قربانی خود پابندی سے کرتے رہے بلکہ آپ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد بھی میری طرف سے قربانی کیجیو
چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ :-
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں چنانچہ میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں"
(رواہ ابوداؤد والترمذی منقول از مشکوٰۃ شریف باب مذکور فصل اول)

---

نہیں کی جب حج کے لئے خود تشریف لے گئے تو وہاں جاکر قربانی کی ہے"۔ (قرآنی فیصلے" صفحہ ۵۵)
اور پرویز کی مراد تاریخ کے لفظ سے حدیث ہے (قرآنی فیصلے صفحہ ۱۴۹)
گویا قربانی کے لئے پرویز حدیث کی پناہ ڈھونڈ رہے ہیں
حالانکہ ان کو حدیث میں بھی پناہ نہیں مل سکتی جیسا کہ ابھی قارئین کو معلوم ہو جائے گا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قربانی کی کثرت

مؤلف نے قربانی کی اہمیت...... کو گھٹانے کے لئے ایک اور نکتہ یہ لگائی ہے کہ :-

"مکہ میں قربانی بھی اتنی ہی ہو جتنی استعمال میں آسکے اس سے زائد خلافِ قرآن ہے خلاف ایمان ہے اور خلاف عقل ہے"

خدا جانے یہ فقرے کس آیتِ قرآنیہ کا ترجمہ ہیں ! کاش مؤلف نے اس سلسلہ میں کسی آیت کی طرف گونگے کا اشارہ ہی کر دیا ہوتا۔

از روئے اسلام ہر مستطیع مسلمان قربانی کے حکم کا مکلف ہے کثرت وقلت کا ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر یہ سوال قطعًا نہ تھا۔ نہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذہن میں یہ سوال کبھی پیدا ہوا حجۃ الوداع کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سو اونٹ قربان کئے جن میں سے تریسٹھ اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمائے (آپ کی عمر مبارک بھی تریسٹھ سال کی تھی) اور باقی ۳۷ اونٹ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ذبح کرائے (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف قصہ حجۃ الوداع۔ ۱۰)

حج کے اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک لاکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے زیادہ جذبۂ اطاعت سے سرشار مسلمانوں کا جم غفیر موجود تھا انہوں نے حضورؐ کی اتباع میں کس قدر جانور ذبح کئے ہوں گے؟ اس کی صحیح تعداد معلوم نہیں لیکن یہ یقینی امر ہے کہ ہزاروں جانوروں کی قربانی دی گئی ہوگی پس مؤلف اور اس کے اعوان و انصار اخلاقی جرأت سے کام لے کر اور کھل کر بتائیں تو سہی کہ کیا تمہارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ صحابہؓ کا یہ عمل خلافِ قرآن خلافِ ایمان اور خلافِ عقل ہے یا نہیں؟

# عُذرِ لنگ

مؤلف مذکور نے قربانی کے خلاف یہ عُذرِ لنگ بھی پیش کیا ہے کہ:-

"قربانی کی وجہ سے ہر سال حکیموں، ڈاکٹروں اور عطاروں کی گرم بازاری ہوتی ہے۔"

لیکن یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی بے وقوف انسان حکومت سے مطالبہ کرے کہ:-

"اناج کی کاشت پر پابندی عائد کردی جائے کیونکہ اناج زیادہ پیدا ہوتا ہے تو لوگ زیادہ کھا جاتے ہیں اور یوں ڈاکٹروں، حکیموں اور عطاروں کی گرم بازاری ہوتی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیا اس قسم کا مطالبہ کرنے والے کے لئے پاگل خانہ کے سوا کوئی اور زیادہ موزوں جگہ ہو سکتی ہے ؟

شریعت کب کہتی ہے کہ زیادہ کھا کر بیمار بنو ؟ لوگوں کی بے اعتدالی کی سزا شریعت کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ بھی غلط ہے کہ موجودہ قربانی مسلمانوں کی حاجت سے زیادہ ہے اگر قربانی کا گوشت غرباء میں صحیح طریق پر تقسیم کیا جائے تو سب کے حصے میں شاید ایک ایک بوٹی بھی بمشکل آئے گی اب یہ قوم کے غم میں دُبلے ہونے والے لوگ چاہتے ہیں کہ قربانی بند کرا کر غریبوں کے مُنہ میں ایک بوٹی بھی نہ جانے دیں۔

## قحط اور اقتصادی بدحالی کے زمانہ میں

بھلے مانسو ! اگر موجودہ قربانی کو زائد از حاجت بھی تسلیم کر لیا جائے تو گوشت سلیقہ کے ساتھ ذخیرہ کر کے سارا سال ذاتی استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے اور غرباء قوم کو بھی صالح غذا دی جا سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ :۔

"تم میں سے جو کوئی قربانی کرے تو قربانی کا گوشت تیسرے دن کے بعد کسی کے گھر میں باقی نہ رہے"

اس کے بعد اگلے سال صحابہؓ نے عرض کیا :۔

0822

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے ابکے بھی وہی حکم
ہے جو آپ نے گذشتہ سال دیا تھا۔

اس پر حضورؐ نے فرمایا :-

"نہیں! ابکے گوشت خود کھاؤ اور لوگوں کو بھی
کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو۔ کیونکہ پچھلے سال لوگ تکلیف
اور تنگی (یعنی شدید قحط) میں مبتلا تھے۔ اِس لئے (حکم
سابق دینے سے) میرا مقصد یہ تھا کہ تم (گوشت تقسیم کرکے)
لوگوں کی مدد کرو" (مشکوٰۃ شریف باب الھدی فصل سوم)

اس حدیث مبارک سے جہاں قربانی کی قلت و کثرت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے وہاں حضورؐ کے ارشاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اگر مسلمان تکلیف اور اقتصادی بدحالی اور قحط میں مبتلا ہوں تو اس وقت بھی قربانی کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا نہ اس کی بجائے نقد روپیہ خیرات کرنا جائز ہے بلکہ قربانی کر کے اس کے گوشت اور چمڑے سے غریبوں کی امداد کرنی چاہئیے۔ پس جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس طریق عمل کے خلاف قربانی کو بند کرانے کی تحریک کر رہے ہیں ان کے منّاع للخیر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

## قربانی تقویٰ میں داخل ہے

قربانی کے خلاف قرآن مجید میں مؤلف کو کوئی آیت نہ ملی تو اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے ایک آیت کا سہارا لینا چاہا۔ غنیمت ہے کہ اس نے یہاں گونگے کے اشارے سے کام نہیں لیا بلکہ آیت ہی نقل کر دی ہے لیکن اس کے ترجمہ میں بد دیانتی روا رکھی ہے ترجمہ یُوں لکھا ہے کہ :۔

"اللہ تعالیٰ کو تمہارے ذبیحوں کے گوشت اور خون
سے کوئی سروکار نہیں اس کے دربار میں تمہاری نیکوکاری
اور پرہیز گاری کی قدر ہے۔"

حالانکہ اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ :۔

"اللہ تعالیٰ کے پاس تمہاری قربانیوں کے گوشت
اور خون نہیں پہنچتے اور لیکن تمہارا تقویٰ اس کے
پاس پہونچتا ہے "

اور اگر تھوڑی دیر کے لئے مؤلف کے ترجمہ کو صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قربانی تقویٰ کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے لئے اللہ کے دین کی یادگاریں بنایا ہے۔ (سورۂ حج) اور اسی آیت سے ذرا پہلے ارشاد ہوتا ہے کہ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (جو شخص دین خداوندی کی یادگاروں کا پورا پورا لحاظ رکھے گا تو یہ دل کے تقویٰ سے ہوتا ہے)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ قربانی کا کرنا اور اس کے آداب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملحوظ رکھنا داخل تقویٰ ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ یہ نیک عمل اخلاص وللہیت کے ساتھ کیا جائے، ریا کاری نہ ہو اور زمانۂ جاہلیت کی طرح اِسے غیر اللہ سے نامزد نہ کیا جائے اور گوشت اور خون کو ہی مقصود بالذات نہ سمجھا جائے جیسا کہ دَورِ جاہلیت میں سمجھا جاتا تھا وہ لوگ قربانی کر کے اس کا گوشت بتوں کے سامنے رکھ دیتے اور خوُن کعبہ کی دیواروں سے مَل دیتے تھے آیت منقولہ میں اس رسم بد کی تردید فرمائی گئی اور بتایا گیا ہے کہ خوُن اور گوشت اللہ کو نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے جو تعمیل حکم کی شکل میں تم سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس آیت سے قربانی کے خلاف اِستدلال کرنا کھُلی ہوُئی بددیانتی ہے یا واضح ترین بددینی۔

# پہلی اُمتوں میں قربانی

قُربانی صرف اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والتحیۃ) ہی میں مشروع نہیں ہے بلکہ پہلی اُمتوں میں بھی مشروع تھی۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۝ (یعنی) اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی مقرر کی تھی تاکہ وہ (ان مخصوص) چار پایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے اُن کو عطا فرمائے ہیں۔" (سُورۂ حج)

" رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ قربانی کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تو حضورؐ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے باپ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی سُنّت ہے "

قرآن پاک کی منقولہ آیت اور حدیث مذکور سے صاف معلوم ہوا کہ قربانی کا حکم پہلی اُمتوں کے لیئے بھی تھا خصوصاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنت ہے قرآن کے اس بیان کی تصدیق موجودہ بائبل سے بھی ہوتی ہے۔

# "بائبل کا درجہ قرآن سے بڑھ کر"

قبل اس کے کہ میں بائبل کی آیات نقل کروں قارئین کو یہ بتادینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قربانی کے خلاف جس پمفلٹ کا میں جواب دے رہا ہوں اُس کا راقم اگرچہ کسی غیر معروف " محمد امین الدین " نامی کو ظاہر کیا گیا ہے لیکن اس کے لکھنے والے ایک اور شخص ہیں جنہوں ایک دفعہ لکھا تھا کہ :۔

اگر کوئی شخص توریت و انجیل کو قرآن کا مثیل یا اس سے بڑھ کر بھی کہے تو وہ عنداللہ مواخذہ کا مستوجب بھی نہیں"

("بلاغ" امرتسر بابت ماہ اپریل ۱۹۳۰ء ص ۲۴)

اس ٹولی کے ایک اور چوٹی کے ممبر نے یہ لکھا کہ :۔

" قرآن شریف نے توریت و انجیل کو محرّف نہیں کہا "

(بلاغ ماہ اپریل ۲۵ء ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان دونوں عبارتوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ موجودہ بائیبل کا درجہ قرآن کریم سے بڑھ کر ہو سکتا ہے پس جب ان لوگوں کے نزدیک بائیبل کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے تو اب وہ آنکھیں کھول کر بائیبل کی آیات ذیل کو پڑھیں اور ان کی روشنی میں قربانی کے مسئلہ کی اہمیت تسلیم کریں۔

# بائیبل کی آیات

(۱) "اسرائیلیوں کے سارے گروہ سے یہ بات کہو کہ اس مہینے کے دسویں دن ہر ایک مرد و عورت اپنے اپنے باپ دادوں کے گھرانوں کے مطابق ایک برّہ گھر پیچھے ایک برّہ اپنے لئے لیوے اور اگر وہ گھرانا برّے کا مقدور نہ رکھتا ہو تو وہ اور اس کا ہمسایا جو اس کے گھر سے لگا ہو نفری کے شمار کے موافق لیوے اور تم ہر ایک آدمی پر اس کے کھانے کے موافق حساب میں برّے کو معین کرو۔ تمہارا برّہ بے عیب چاہیے۔ نر ایک سال کا ہو۔ تم بھیڑوں یا بکریوں سے لیجیو اور تم اس کو مہینہ کی چودھویں تک رکھ چھوڑیو اور اسرائیلیوں کے فرقے کی ساری جماعت شام کو ذبح کرے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(خروج باب ۱۴ آیت ۳ تا ۷)

۲۔ اور خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کہ تو اسرائیلیوں
سے کہہ کہ تم نے دیکھا کہ میں نے آسمان پر سے
تمہارے ساتھ باتیں کیں تم میرے مقابل
روپے کو معبود مت بنائیو اور نہ اپنے لیے
سونے کو معبود۔ تو میرے لیے گل قربانگاہ
بنائیو۔ اور تو اپنی سوختنی قربانیاں اور اپنی
سلامیاں اپنی بھیڑوں اور اپنے بیلوں سے
وہاں ذبح کیجیو

(خروج باب ۲۰ آیت ۲۴ تا ۲۶)

## واقعات کی شہادت بھی ایک دلیل ہے

یہاں تک کی بحث سے قارئین کرام کو معلوم ہو گیا کہ قربانی پہلی اُمتوں اور اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) میں متوارث و مشروع چلی آ رہی ہے۔ اور اس پر قرآن مجید و حدیث شریف اور بائیبل کی کافی شہادتیں موجود ہیں اور قرنہا قرن سے جو چیز یوں چلی آ رہی ہو اور آسمانی کتابیں اس کی شہادت دے رہی ہوں اس میں ردّ و بدل کا حق کون رکھ سکتا ہے؟ اس ٹولی کا ایک ممبر خود لکھ چکا ہے:۔

"غیر معمولی واقعات کو شہادت پر چھوڑ دینا چاہیے
اگر شہادت کافی ہے تو بے شک وہ صحیح ہیں ورنہ

www.KitaboSunnat.com



غلط ہوں گے "

( بلاغ امرتسر اگست ۲۶ء صفحہ ۱۸ )

# عقل اور ایمان

پمفلٹ مذکور میں "عقل" کو رہنما بنانے پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے اور بار بار اس کا رونا رویا گیا ہے۔ کہ علماء اسلام "ایمانیات" کے باب میں "عقل" سے کام لینے میں مزاحم ہوتے ہیں میں اس مسئلہ کی نسبت مختصر طور پر ایک اصولی چیز پیش کرتا ہوں۔

علماء اسلام پر یہ افترا اور بہتان ہے۔ کہ وُہ عقل کو بیکار محض جانتے ہیں۔ علماء کرام کا ارشاد ہے کہ عقل اللہ تعالےٰ کے انعامات میں سے ایک بڑا انعام ہے لیکن اس سے بدرجہا بڑھ کر ایک ایک اور انعام ہے جسے "وحی" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وحی الٰہی کا درجہ بہر کیف انسانی عقل واجتہاد پر فائق ہے۔ عقل میں اگر خوبیاں اور محاسن موجود ہیں تو خامیاں اور ٹھوکریں بھی بہت ہیں۔ عقل کی رہنمائی میں کئے ہوئے فیصلوں کو غلط قرار دے کر انہیں آئے دن بدلتے رہنا۔ اس کی ایک روشن دلیل ہے لیکن وحی الٰہی (خفی ہو یا جلی) ہر قسم کی غلطیوں اور ٹھوکروں سے پاک ہے اس لئے ہر حال میں مشعل ہدایت کا کام "وحی" ہی دے سکتی ہے۔ عقل سے آپ اُن تمام امور میں جہاں اس کی رسائی ہے۔ کام لیجئے اور خوب لیجئے لیکن جن اُمور میں اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسائی نہیں ہے ان میں اس سے کام لینا خطرہ سے خالی نہیں۔ عقل سے اس طرح کام لیجئے۔ جس طرح گھوڑے سے لیا جاتا ہے۔ اس کو لگام دے کر میدانی علاقوں میں خوب سرپٹ دوڑائیے۔ لیکن اگر آپ گھوڑے کو "ماؤنٹ ایورسٹ" پر لے جانے کی کوشش کریں گے تو گھوڑے اور اس کے سوار دونوں کی ہلاکت یقینی ہے۔ یہاں کسی ایسے "خضر راہ" کی ضرورت ہے جو اس راہ کی دشوار گذاریوں اور نشیب و فراز اور اونچ نیچ اور مشکلات و موانع سے بخوبی واقف ہو ٹھیک اسی طرح ایمان کی راہ میں موٹی موٹی باتوں (توحید و رسالت) کو عقل سے سمجھ کر جب قبول کر لیا گیا، اللہ کو اپنا معبود اور رب اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق تسلیم کر لیا تو اب ان کے ارشادات و احکام کے معاملے میں "عقل کے گھوڑے" سے کام نہ لیجئے بلکہ صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے خطا اور بے خطر رہنمائی میں منزل مقصود کی طرف قدم اٹھائیے اور ان کی مکمل اطاعت کیجئے یہی ایک صورت ہے جو آپ کو ایمان کی بلند ترین چوٹی پر پہونچا سکتی ہے۔

# ایمان کا قرآنی معیار

میں نے ان الفاظ میں شاعری نہیں کی ہے بلکہ وہ حقیقت پیش کی ہے۔ جسے قرآن حمید کی ایک آیت میں قسم کھا کر بیان فرمایا گیا ہے۔ اور جس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اے پیغمبر! آپ کے رب کی قسم۔ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے
جب تک آپ کو اپنے تمام معاملات اور جھگڑوں میں حکم
نہ مانیں پھر وہ آپ کے فیصلوں کو قبول کرنے میں اپنے نفسوں
میں معمولی تنگی بھی نہ پائیں اور آپ کے احکام کو پورے طور
پر تسلیم کرلیں" (نساء پ۵)

قرآن مجید کی اس آیت اور اس کے علاوہ دوسری آیات میں بھی ایمان کے لیے نہ عقل کو معیار ٹھہرایا گیا ہے نہ اجتہاد کو۔ بلکہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو۔ اسی اطاعت سے وحدتِ اسلامی قائم رہ سکتی ہے۔ آپ جس عقل پر ناز کر رہے ہیں۔ اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وحدت اور ڈسپلن کو ہر قیمت پر قائم رکھنا چاہیے اور یہ افسرِ اعلیٰ کی اطاعت کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ آپ فوج میں بھرتی ہونے کے بعد اپنے افسرِ اعلیٰ کی اطاعت کے لیے مجبور ہیں اور اگر آپ اس سے گریز کریں گے اور حکم کے مقابلہ میں عقلی گھوڑا دوڑائیں گے تو وہ افسرِ اعلیٰ آپ کو اس عقلی گھوڑے کی دم سے باندھ کر شوٹ کر دے گا اور آج کی تہذیب بھی اسے ناپسندیدہ قرار نہ دے گی پس کیا آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ بھی دینا نہیں چاہتے جو آپ کے نزدیک دنیاوی افسروں کو حاصل ہے؟

## اجتہاد کے حدود

غرض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جن اُمور میں واضح حکم دے دیا ہے ان میں تو ایک مومن کے لیے مکمل اطاعت کے بغیر چارہ نہیں ہے البتہ غیر منصوص اور اجتہادی مسائل میں اجتہاد سے کام لیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے بھی دو بنیادی شرطیں ہیں ایک یہ کہ اجتہاد کسی منصوص حکم سے متصادم نہ ہو، دُوسرے یہ کہ اجتہاد کرنے والا اجتہاد کا اہل بھی ہو، اگر ہرایرے غیرے نتھو خیرے کو اجتہاد کی اجازت دے دی جائے تو دین بچوں کا کھیل بن کر رہ جائے گا۔

# گمراہ فرقوں کا مشترک روگ

جن لوگوں نے اس بنیادی اُصول کو نظر انداز کیا یعنی "نص" اور "حکم" کے مقابلہ میں "عقل" اور "اجتہاد" سے کام لینا چاہا وہ ظلمت و کفر کے عمیق ترین گڑھوں میں جا گرے۔ مخلوق میں اِس معصیتِ کبریٰ کی اوّلیت کا سہرا ابلیس کے سر ہے۔ جس نے منصوص حکم کے مقابلہ میں "عقلی دلیل" پیش کرتے ہُوئے سجدہ آدمؑ سے اِنکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (اے اللہ! آپ نے مجھے آگ سے اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا) انگریزی راج کے زمانہ میں جس قدر جدید فرقے پیدا ہوئے سب کا مشترک روگ یہی ہے۔ زیادہ مثالیں پیش کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش۔ خود مذکورہ بالا نام نہاد "امت مسلمہ" کے پیشوائے اعظم ماسٹر احمد دین صاحب آنجہانی نے عقل و اجتہاد کی جو مٹی پلید کی ہے اس وقت اس کی صرف ایک دلچسپ مثال پیش کرنا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# عقل کی بے راہ روی

نماز کے لیے طہارت و پاکیزگی اہم ترین شرط ہے اور یہ قرآن و حدیث اور اجماعِ اُمّت سے صاف صاف اور بے غبار ثابت ہے لیکن ٹیچر موصوف نے اس معاملہ میں منصوص حکم کے مقابلہ میں "عقل" سے کام لیتے ہوئے جو شاہکار پیش کیا وہ انہیں کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

۱۔ "صفائی داخلِ نماز نہیں ہے یہ ایک الگ ضروری چیز ہے۔
جو شخص اس میں غفلت کرتا ہے اس کے لیے یہ ضروری نہیں
کہ اس پر عامل نہ ہونے کے سبب تنہائی کی نماز کو بھی چھوڑ دے"
("بیان للناس" ص ۲۶۹)

۲۔ حیض و نفاس والی عورت کو تنہائی کی نماز سے بھی روکنا
قابلِ افسوس امر ہے" (بیان ص ۲۶۹)

اِس دعویٰ پر ماسٹر صاحب موصوف نے جو "عقلی دلیل" دی ہے۔
وہ بھی ملاحظہ فرما کر ان کی عقل کی داد دیجئے۔

"ظاہری گندگیاں ہماری نسبت سے گندہ اور مضر ہیں۔ خدا تعالےٰ کو تو کوئی ضرر نہیں پہونچاتیں۔ گندگی کا کیڑا بھی اُسے پکارتا ہے اور مردار خور گدھ اور چیل بھی اسی کی تسبیحیں کرتے ہیں" (ج ۲۶۹/۲۷)

مطلب یہ کہ جب گدھ اور نجاست کے کیڑے وضو اور غسل کے بغیر بھی خدا کو یاد کرتے ہیں تو انسانوں پر نماز کے لیے وضو اور غسل کی پابندی کیوں لگائی جائے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیکھا آپ نے نص اور حکم کے مقابلہ میں عقلی گھوڑے دوڑانے کا انجام؟ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ عقل ہے۔ یہ عقل نہیں عقل کی خرمستی اور خرد کی دولتی ہے اس قسم کے "عقلمندوں" سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ کل کلاں کو یوں کہنے لگیں کہ چونکہ جانوروں میں ماں بہن کی تمیز نہیں ہے اس لیے انسانوں میں بھی اس قسم کی تمیز نہ ہونی چاہیئے۔

# اعداد و شمار

ایک دُنیا پرست اِنسان جب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر نظر ڈالتا ہے تو اس کے دِل میں ہول اُٹھتا ہے اور وہ سود خوار بنیوں کی طرح حساب لگاتا ہے کہ ان کاموں پر اتنے روپے اور اتنا وقت خرچ ہوگا۔ یہی روپیہ اور وقت کسی دنیاوی کام پر صرف کروں تو دولت بڑھے گی عیش وعشرت کی راہیں کشادہ ہوں گی۔ اس کے بعد وہ اِن احکام کے انکار کے لیے چور دروازے تلاش کرتا ہے۔ یہ چیز احتمال کے درجہ میں عرض نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ واقعہ ہے کہ منکرین حدیث کو اسی سودخوارانہ ذہنیت اور بنیا پن نے اسلامی احکام کے انکار پر آمادہ کیا۔

قربانی کے خلاف" طلوع اسلام" والے پرویز صاحب، قربانی کے اخراجات دیکھ کر گھبرا اُٹھتے اور لکھتے ہیں کہ: " اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک

جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپے ایک دِن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہوگیا" (قرآنی فیصلے ص۵۶)

افسوس ہے کہ یہ لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی کے اعداد و شمار تو پیش کرکے مسلمانوں کو اِن احکام سے نفرت دلاتے رہتے ہیں لیکن اِن کی نگاہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اپنے ہم مشرب لوگوں کے مسرفانہ اور ریاکارانہ مصارف پر نہیں اٹھتی سینماؤں، کلبوں، ناچ گھروں، شراب خانوں، ہوٹلوں، دعوتوں، ٹی پارٹیوں اور ریس وغیرہ کے علاوہ میک اپ اور لپ سٹک اور پوڈروں اور دوسرے بڑھتے ہوئے فیشنوں پر جو کروڑہا روپے ضائع ہوتے اور قیمتی اوقات برباد ہوتے رہتے ہیں یا ان کے اعداد و شمار فراہم کرنے اور انہیں اجاگر کرنے میں ان کی زبانوں پر تالے پڑے رہتے اور ان کے قلم ٹوٹ جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ دیکھتے ہیں کہ مسلمان امورِ خیر میں روپیہ اور وقت خرچ کر رہے ہیں۔ تو وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے اور ان کی زبانیں دراز ہو جاتی ہیں۔ اور قلم بھی حرکت میں آ جاتے ہیں۔ یہ لوگ بدی کو تو بے ڈکار ہضم کر سکتے ہیں لیکن نیکی کو دیکھ کر ان کے پیٹ میں اسلام اور مسلمانوں کی غمخواری و ہمدردی کے مروڑ اٹھنے لگتے ہیں۔

# قربانی کا سیاسی، اقتصادی اور معاشی پہلو

قربانی کا یہ فائدہ کیا کم ہے کہ اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہے؟ اس کے سوا دنیا کا کوئی فائدہ اس میں نہ بھی ہوتا جب بھی یہ سود النفع ہی کا ہوتا نقصان کا احتمال بھی نہیں تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سودے میں آخرت کا نفع تو ہے ہی۔ دنیا کے بہت سے فائدے بھی ہیں۔ وہ فائدے سیاسی بھی ہیں معاشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# قربانی کے مسائل

۱۔ جس مسلمان پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر ماہ ذوالحجہ کی ۱۰۔۱۱۔۱۲ تاریخوں میں گائے بیل، بکری، بکرا، مینڈھا، اونٹ، اونٹنی، بھینس، بھینسا اور دُنبہ میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے۔

۲۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا اور اونٹ، اونٹنی میں سات حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں، لیکن باقی جانوروں کی قربانی میں ایک شخص کے سوا کوئی دوسرا شخص حصہ دار نہیں بن سکتا۔

۳۔ شہری اور قصباتی باشندے نماز عید کے بعد سے ۱۲ ذوالحجہ کی شام تک قربانی کر سکتے ہیں البتہ دیہاتی لوگ نماز عید سے پہلے بھی قربانی کر سکتے ہیں۔ (کیونکہ دیہات میں عید کی نماز واجب نہیں)

۴۔ جن جانوروں میں سات آدمی حصہ دار بن سکتے ہیں جانور کو ذبح کرنے کے بعد تمام حصہ دار گوشت تول کر آپس میں برابر برابر تقسیم کریں اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں۔

۵۔ قربانی کرنے والا شخص اس گوشت کو خود بھی کھا سکتا ہے رشتہ داروں ہمسایوں، غریبوں، امیروں، حتیٰ کہ غیر مسلموں کو بھی دے سکتا ہے۔

۶۔ قربانی کا گوشت یا اس کی کھال قصاب کو اُجرت میں دینا ہرگز جائز نہیں۔ قصاب کو اُجرت الگ دینی چاہیئے۔

۷۔ قربانی کی کھالوں کو مسجد، یا مدرسہ کی تعمیر یا مرمت یا رفاہِ عام کے کسی اور کام پر خرچ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ کھال یا اس کی پوری قیمت غُربا کو دینی چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۔ بکری بکرا سال بھر سے کم عمر کا درست نہیں۔ گائے بھینس کم از کم دو برس کے ہونے چاہئیں۔ البتہ بھیڑ دُنبہ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کر اسے سال بھر والے بھیڑ دنبوں میں کھڑا کیا جائے تو سال بھر کا دکھائی دیتا ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔ اُونٹ کم از کم ۵ سال کی عمر کا ہونا چاہیئے۔

۹۔ جو جانور اندھا یا کانا ہو یا جس کی ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو۔ یا اس کے کان یا دُم کا تہائی یا اس سے زائد حصہ کٹ گیا ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔

۱۰۔ جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے جوتھا پاؤں زمین پر رکھا ہی نہیں جاتا۔ یا چوتھا زمین پر رکھ تو سکتا ہے لیکن چل نہیں سکتا۔ اس کی قربانی درست نہیں۔ لیکن اگر چوتھے پاؤں کے سہارے سے لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

شاہ اینڈ سنز پروسس پرنٹرز لاہور

www.KitaboSunnat.com